سوال

(316)تارک نماز کا روزہ اور حج قبول نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری والدہ کا کچھ عرصے پہلے انتقال ہوگیا تھا'انہوں نے کبھی بھی رمضان کے روزے نہیں رکھے تھے،اور نماز بھی انہوں نے اپنی عمر کے صرف آخری سال میں شروع کی تھی،انہوں نےحج کی بھی نیت کی تھی مگر موسم حج سے پہلے ہی ان کا قضائے الٰہی سے انتقال ہوگیا توکیا جائز ہے کہ میں ان کی طرف سے ان مہینوں کے روزے رکھوں جوانہوں نے نہیں رکھے تھے ؟ یاد رہے انہوں نے وفات سے پہلے نماز شروع کردی تھی'کیا میں ان کی طرف سے حج بھی کرسکتا ہوں ؟ امید ہے جواب عطا فرمائیں گے'اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر سے نوازے کیا کوئی ایسے طریقے یا ایسی عبادات ہیں جن کو میں ادا کرکے ان کا ثواب اپنی والدہ کو پہنچادوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ترک نماز کے ساتھ ساتھ آپ کی والدہ نے جن روزوں کو ترک کیا'آپ ان کی قضاء نہیں دے سکتے کیونکہ ترک نماز ایک کفر ہے جس سے علم رائیگاں ہوجاتا ہے'کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((العہد الذی بیننا وبینھم الصلاۃ فمن ترکھا فقد کفر)) (جامع الترمذی ،الایمان ،باب ماجاء فی ترک الصلاۃ ، ح :2621 ومسند احمد:5/346/355)

''ہمارے اوران کے مابین عہد نماز ہے جس نے اسے ترک کردیا اس نے کفر کیا۔''

اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ اوراہم سنن نے حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔اس موضوع سے متعلق اور بھی بہت سی احادیث ہیں جن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تارک نماز کافر ہے۔جب اللہ تعالیٰ نے انہیں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادی'اس کے بعد انہوں نے جن روزوں کو ترک کیا'آپ ان کی قضا دے سکتے ہیں'کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

'من مات وعلیه سیام صام عنه ولیه)) (صحیح البخاري' الصوم' باب من مات وعلیه صوم' ح:١٩٥٢ وصیح مسلم' الصوم' باب قضاء الصوم عن المیت' ح:١١٤٧)

''جو شخص فوت ہوجائے اوراس کے ذمہ روزے ہوں تواس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔''

اگر آپ یا اس کے رشتہ داروں میں سے کوئی اور روزے نہ رکھ سکے تو آپ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو نصف صاع کھجور یا چاول یا جو آپ کے شہر میں خوراک کھائی جاتی

ہو'دے دیں۔ آپ کے لیے مشروع ہے کہ ان کے لیے کثرت سے دعا اور صدقہ اس امید سے کریں کہ اس سے اللہ تعالیٰ اسے نفع پہنچا دے گا بشرطیکہ انہوں نے وفات سے پہلے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو اسلام سے ارتداد کا موجب ہو۔ آپ ان کی طرف سے حج کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر نیکی کی توفیق اور اعانت عطا فرمائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص243

محدث فتویٰ